السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبر پر سبز شاخ یا سبز ٹہنی نصب کرنی جائز ہے یا نہیں ؟ اگر جائز ہے تو اس سے مردہ کو کیا فائدہ پہنچتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحاح ستہ میں ، اورابوامامہ اورابو بکر وانس رضی اللہ عنہما سے طبرانی اور مسند احمد میں ، اورابن عمر ویعلی بن سبابہ سے مسند احمد میں ، اور ابوہریرہ سے مسند احمد و صحیح ابن حبان میں ، اورعائشہ رضی اللہ عنہا سے طبرانی میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو قبروں پر کھجور کی دو تر ٹہنیاں رکھتے ہوئے فرمایا : ''لعله ان یخفف منهما مالم ییبسا ، وما دامتا رطبتین ،، یعنی : ''جب تک یہ ٹہنیاں تر رہیں گی عذاب میں تخفیف رہے گی ،، ۔ ان احادیث سے قبر پر صرف کھجور کی تازہ سبز ٹہنی رکھنے کا ثبوت ہوتا ہے ، لیکن بظاہر یہ آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے کیوں کہ عذاب میں تخفیف آپ ﷺ کی دعا اور سفارش سے ہوتی تھی ، اور اس کی مطول حدیث میں ہے : ''«إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ ، فَأَحْبَبْتُ ، بِشَفَاعَتِي ، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا ، مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ ،، تخفیف کی مدت کی تعیین ٹہنیوں کی تری باقی رہنے کی مدت سے کی گئی تھی ۔ چنانچہ اواخر صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ، حضرت جابر کی حدیث میں اگرچہ دوسرا واقعہ مذکور ہے جو سفر میں پیش آیا تھا ، لیکن ان کے علاوہ دوسرے صحابیوں کی حدیثوں کے مطلق واقعہ کو بھی حضرت جابر کی حدیث کی روشنی میں شفاعت و دعا ہی پر محمول کرنا قرین قیاس اور راجح ہے ۔ اسی لیے امام خطابی فرماتے ہیں : ''هو محمول على أنه دعا لهما بالتخفيف مدة بقاء النداوة ، لا أن الجريدة معنى يخصه ، ولا أن في الرطب معنى ليس في اليابس ،، پس تخفیف کا اصل سبب آپ ﷺ کی دعا اور سفارش تھی ، کھجور کی شاخ یا اس کی تری تخفیف عذاب کا سبب نہیں تھی ، اس لیے اب قبر پر کھجور کی یا کسی اور درخت کی تازہ شاخ رکھنی یا نصب کرنی فضول اور بیکار چیز ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 452

محدث فتویٰ